قدرتی آفات قرآن و احادیث کے تناظر میں

عزیزہ خان*

Abstract

The continious series of these natural disasters has caused the worries among human beings such natural disasters only occur when human being turn their faces away from Allah and eventually invite the wrath of Allah. The verses of the Holy Quran and the Hadith are the proof that Allah never brings any adversity upon the human beings unless they themselves do some thing against his prescribed laws. We Muslims have compeletly forgotten these descriptions and sayings of Allah. All the catastrophe we are suffering from our waywardness because of our sins and our disobedience to Allah. These natural disasters occur only because of our bad deeds. Allah, in his holy book has quoted the tales of earlier civilizations for the guidance of Muslims. In this paper an attempt has been made to narrate the occurance of natural calamities in the light of Quran and Hadith. It would be discussed in proper context that how the bad deeds of human beings attract the wrath of Allah Almighty.

---

* لیکچرر، کری روڈ گرلز ڈگری کالج، کوئٹہ۔

قدرتی آفات

قدرتی آفت ایک ایسا حادثہ ہے جو منفی انداز میں معاشرے اور ماحول پر اثر انداز ہوتا ہے۔ بنی نوع انسان پر کسی بڑی مصیبت کا آنا جو موجب تباہی ہو قدرتی آفت کہلاتا ہے۔ قدرتی آفتیں ہر دور میں آتی ہیں اور آتی رہیں گی۔ قدرتی آفات دنیا کے ہر حصے میں مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتی ہیں۔ کہیں یہ زلزلہ بن کر تو کہیں سیلاب کی شکلوں میں ، کہیں پہاڑوں سے آگ برسنے کی صورت میں تو کہیں غذائی اجناس کی کمی کی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں۔ آج کل کے دور میں جو خانہ جنگی چھڑی ہے یہ بھی ایک طرح سے قدرتی آفت ہے جو مختلف وجوہ کی بنا پر شروع ہوتی ہیں۔

جب کو ئی قوم اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی نافرمانی کا مرتکب ہو تو اس پر مختلف شکلوں میں مصیبتیں نازل کی جا تی ہیں۔ کائنات کے نظام میں اللہ تعالیٰ کے ضابطے اٹل اور ناقابل تبدیلی ہیں انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کے قوانین میں کو ئی تبدیلی نہیں چنانچہ جو قومیں اللہ تعالیٰ کی شریعت پر چلتی ہیں اور انبیاء کے طریقت پر قائم رہتی ہیں وہ اپنے فضل و کرم سے ان کی مدد کر تا ہے اور ان کا خیال کر تا ہے۔ واضح رہے کہ اللہ اور اس کی مخلوقات کے درمیان حسب و نسب کا کو ئی رشتہ نہیں کو ئی امت اگر اس کے حکم سے روگردانی کرے اس کے احکام کی ممانعت کر ے اور اس کے رسول کی سنت کو پس پشت ڈال دے تو پھر اللہ تعالیٰ اس امت کو آزمائش اور تکالیف کے راستے پر ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ وہ دوبارہ اپنے دین کی طرف لوٹ آئے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ [1]

''جو مصیبت تم پر آتی ہے وہ تمھارے اعمال کے سبب سے آتی ہے۔ اور بہت سی باتوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتے ہیں۔''

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ [2]

یہ اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی اس نعمت کو نہیں بدلتا جو کسی قوم کو دی ہو یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے ذاتی حالات کو بدل ڈالیں۔

اس سے معلوم ہو ا کہ زوال نعمت گناہ ہی سے ہو تا ہے قرآن مجید میں جو نافرمانیوں کے جابجا قصے اور اس کے ساتھ اس کی سزائیں مذکور ہیں کسی کو نہیں معلوم کہ وہ کیا کیا چیز یں ہیں جس سے ابلیس کو آسمان سے نکال کر زمین پر پھینکا؟ یہی نافرمانی ہے جس کی بدولت وہ ملعون ہوا صورت بگاڑ دی گئی۔ باطن تباہ ہو گیا۔ بجائے رحمت کے لعنت نصیب ہو ئی قرب کے عوض بعد حصہ میں آیا۔ تسبیح و تقدیس کی جگہ کفر و شرک ، جھوٹ وفحش انعام میں ملا۔ وہ کیا چیز ہے جس نے نوحؑ کے زمانے میں تمام اہل زمین کو طوفان میں غرق کر دیا۔ وہ کونسی چیز ہے کہ جس سے ہوائے تند کو قوم عاد پر مسلط کیا گیا۔ یہاں تک کہ زمین پر پٹک پٹک کر مارے گئے وہ کو ن سی چیز ہے جس سے قوم ثمود پر چیخ آئی۔ جس سے ان کے کلیجے پھٹ گئے۔ اور ہلاک ہوگئے۔

وہ کون سی چیز ہے جس سے قوم لوط علیہ السلام کی بستیاں آسمان تک لیجا کر الٹی گرائی گئیں۔ اور اوپر سے پتھر برسائے گئے۔

وہ کون سی چیز ہے جس سے قوم فرعون بحر قلزم میں غرق کی گئی۔ وہ کون سی چیز ہے جس سے قارون زمین میں دھنسایا گیا اور پیچھے سے سب گھر اور اسباب اس کے ہمراہ ہوا وہ کون سی چیز ہے۔ جس نے ایک بار اسرائیل پر ایسی قوم کو مسلط کیا جو سخت لڑائی والی تھی اور وہ ان کے گھروں کے اندر گھس گئے اور ان کو زیر و زبر کر ڈالا اور پھر دوسری بار ان کے مخالفین کو ان پرغا لب کیا جس سے ان کا پھر بنا بنایا کارخانہ تباہ و برباد ہوا۔ اور وہ کون سی چیز ہے جس نے انہیں نبی اسرائیل کو طرح طرح کی مصیبت و بلا میں گرفتار کیا کبھی قتل ہو ئے کبھی قید کبھی ان کے گھر اجاڑے گئے۔ کبھی ظالم بادشاہ ان پر مسلط ہو ئے۔ کبھی جلاوطن کئے گئے۔۳

وہ چیز جس کے لئے آثار ظاہر ہو ئے اگر نافرمانی و گناہ نہیں تھی تو پھر کیا تھی؟ ان قصوں کو جا بجا ذکر فرمایا گیا اور نہایت مختصر الفاظ میں اس کی وجہ ارشاد ہوئی۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۴

اللہ تعالیٰ ایسے نہیں ہیں کہ ان پر ظلم کر تے لیکن وہ تو خود اپنی جانوں پر ظلم کر تے تھے۔
دیکھیے ان لوگوں نے اس گناہ کی بدولت دنیا میں کیا کیا خرابیاں بھگتیں۔

امام احمد نے روایت فرمائی ہے۔ کہ ''جب قبرص فتح ہوا ۔ جبیرؓ بن نفیر نے ابو الدرداء کو دیکھا کہ اکیلے بیٹھے رو رہے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے عرض کیا کہ ابوالدرداءؓ ایسے مبارک دن میں رونا کیسا جس میں اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اہل اسلام کو عزت دی؟ انہوں نے جواب دیا۔ کہ اے جبیرؓ افسوس ہے تم نہیں سمجھتے جب کوئی قوم اللہ تعالیٰ کے حکم کو ضائع کر دیتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیسی ذلیل و بے قدر ہو جاتی ہے دیکھو کہاں تو یہ قوم بر سر حکومت تھی۔ خدا کا حکم چھوڑنا تھا اور ذلیل خوار ہو نا تھا۔ جس کو تم اس وقت ملاحظہ کر رہے ہو''۔۵

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار اور ارادے کا شرف عطا فرمانے کے ساتھ ساتھ بذریعہ وحی ان قوانین سے بھی آگاہ کر دیا ہے۔ جو تعمیر یا تخریب کا موجب ہیں یعنی یہ بات بالکل واضح طور پر بتا دی گئی کہ کن اعمال کا نتیجہ اس کے حق میں خراب اور تباہ کن ہو گا۔ یا اچھا اور مفید ساتھ ساتھ اس امر کی بھی وضاحت کر دی گئی کہ انسان کو اپنے لئے عمل کی راہ اختیار کر نے کی آزادی تو ہے لیکن اسے اعمال کے نتیجے تبدیل کر نے کا خدا تعالیٰ کے بتائے ہو ئے طریقوں کے خلاف اختیار نہیں ہے اعمال کے نتیجے قوانین خداوندی (تشریح و تکونی) کے مطابق ہی مرتب ہو کر رہیں گے اور یہی وہ سب سے اہم نکتہ ہے جسے ہم ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں اور اسی پر ہمارے معاشرے کی اچھائی برائی کا انحصار ہے ہر عمل کے ایسے قدرتی نتیجے کو مکافات عمل کہتے ہیں یہ کہنا غالباً بے جا نہ ہو گا کہ اسلام کا سارا دار و مدار قانون مکافات (سزا و جزا کا قانون) ہی پر ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے ارادے و حکمت کے مطابق ہی ظاہر ہوتا ہے نہ کہ خود بخود۔۶

خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب بلائیں (آفات) پھیل رہی ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کا مزہ ان کو چکھا دے تا کہ وہ باز آجائیں۔ ۷ اللہ تعالیٰ کی

کسی سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں کہ جب چاہے جیسے چاہے ایک دم عذاب نازل فرمادے بلکہ اللہ تعالیٰ بندوں کو ہدایت دیتا ہے ان کو مہلت فرماتا ہے مگر بندے خود ہی اپنے آپ پر ظلم کر تے ہیں۔

امم ماضیہ کے اسی قسم کے دوسرے واقعات اس امر کی دلیل ہیں کہ جب کوئی قوم یا جماعت بد کاری اور سرکشی میں مبتلاہو تی ہے۔ تو خدا کا یہ قانون ہے کہ ان کو فوراً ہی گرفت میں نہیں لیتا بلکہ بتدریج مہلت ملتی رہتی ہے کہ اب باز آجائے اب سمجھ جا ئے اور اصلاح حال کر لے لیکن جب وہ آمادہ اصلاح حال نہیں ہو تی اور ان کی سرکشی اور بد عملی ایک خاص حد تک پہنچ جا تی ہے اور وہ بے یارو مدد گار فنا کے گھاٹ اتر جا تے ہیں۔۸

سورۃ رعد میں ارشاد ہے۔

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ م بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاِذَآ اَرَادَاللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ وَمَالَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ

ہر شخص کے آگے اور پیچھے اس کے مقرر کئے نگران لگے ہو ئے ہیں ۔ جو اللہ کے حکم سے اس کی دیکھ بھال کر رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اللہ کسی قوم کے حال کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اوصاف کو نہیں بدلتی ۔ اور جب اللہ کسی قوم کی شامت لا نے کا فیصلہ کر لے تو پھر کسی کے ٹالے نہیں ٹل سکتی نہ اللہ کے مقابلے میں ایسی قوم کا کو ئی حامی و مدد گار ہو سکتاہے۔

ان آیات میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے یہ بے حد اہم اسرار و رموز میں سے ہے جن سے زیادہ تر لوگ یا تو نا واقف ہیں یا وہ انہیں دیدہ و دانستہ نظر انداز کر دیتے ہیں خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ نیک اعمال کریں گے میں ان پر اپنی وافر نعمتیں اتاروں گا۔ اور جو شر کی راہ اختیار کر یں گے میں ان کے لئے نعمتیں محدود کردوں گا۔

جوں جوں ان کے رویے میں تبدیلی آتی رہی گی اسی کے مطابق نعمتوں کی تعداد میں رد و بدل ہو تا رہے گا۔ ۱۰

ابن ماجہ میں عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں حضورؐ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ ''اے مہاجرین کی جماعت پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر تم ان میں مبتلا ہو جا ؤ اور میں اللہ سے

پناہ ما نگتا ہو ں اس بات سے کہ تم ان میں مبتلا ہو، تو بڑی آفات میں بھی پھنس جاؤ گے۔ ایک تو یہ ہے کہ فحش بدکاری جس قوم میں بھی کھلم کھلا علی الاعلان ہو نے لگے تو انہیں ایسی نئی نئی بیماریاں پیدا ہونگی جو پہلے کبھی سننے میں نہ آئی ہوں اور جو لوگ ناپ تول میں کمی کر نے لگیں گے۔ ان پر قحط اور مشقت اور بادشاہ کا ظلم مسلط ہو جا ئے اگا۔ اور جو قوم زکوٰۃ کو روک لے گی ان پر بارش روک دی جا ئے گی ۔ اگر جانور نہ ہوں تو ایک قطرہ بھی بارش نہ ہو(جانور چونکہ اللہ کی مخلوق ہیں اور بے قصور ہیں ان کی وجہ سے تھوڑی بارش ہوگی) اور جو لوگ معاہدوں کی خلاف ورزی کر یں گے ان پر دوسری قوموں کا تسلط ہو جائے گا اور ان کے مال و متاع لوٹ لیں گے اور جو لوگ اللہ کے قانون کے خلاف حکم جاری کر ے گے ان میں خانہ جنگی ہو جا ئے گی۔ ابن ابي الدینار روایت کرتے ہیں کہ:

> ایک شخص نے حضرت عائشہؓ سے سبب زلزلہ کا دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا لوگ زنا کو امر مباح کی طرح بیباکی سے کر نے لگتے اور شرابیں پیتے ہیں اورمغازف بجاتے ہیں اللہ تعالیٰ کو آسمان میں غیرت آتی ہے۔زمین کوحکم فرماتے ہیں کہ ان کو ہلا ڈال"۔۱۱

تمام دنیا کے مسلمان گناہ کی دلدل میں اس قدر گھر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت ان کے دل سے نکل چکی ہے۔ جب مسلمانوں کے دل میں اللہ تعالٰ کی عزت نہیں تو اللہ تعالیٰ کی نظر میں ان کی عزت نہیں رہی اور ان کو لوگوں کی نظروں میں ذلیل وخوار کر دیا اور ان پر طرح طرح کی آفتیں نازل فرمائیں گناہ کر نے سے نعمتیں سلب ہو جا تی ہیں اور بلاؤں اور مصیبتوں کا ہجوم ہو جا تا ہے۔

زمینی عذاب

بارش میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا رزق رکھا ہے مگر اپنے گناہوں اوراعمال کی وجہ سے اس نعمت سے محروم کئے جاتے ہیں۔ بارش اللہ تعالیٰ کی رحمت جبکہ قحط ناراضگی کی علامت ہے۔ جس قوم پر اللہ تعالیٰ بارش برساتا ہے۔ رحمت کی وجہ سے برساتا ہے۔ اور اگر بارش یا کسی اورقسم کا قحط ہے تو وہ اللہ کی ناراضگی کی وجہ سے ہوتا ہے۔۱۲
مسلمانوں کے زوال کا سبب آپس میں اختلاف بھی ہے

قرآن میں ایک جگہ قہر الٰہی کے نازل ہونے کی تین شکلیں ذکر کی گئیں ہیں:

۱۔ آسمانی عذاب مثلاً پتھر برسنا۔

۲۔ زمینی عذاب مثلاً زلزلے آنا اور زمین میں دھنس جانا۔

۳۔ باہمی گروہ بندی، قتل و قتال اور جنگ و جدال

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ط اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ [۱۳]

آپ کہیے اس پر وہی قادر ہے کہ تم پرکوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے یا تمہارے پاؤں تلے سے یا تم کو گروہ گروہ کرے سب کو بھڑا دے اور تم کو ایک دوسرے سے لڑائی کا مزہ چکھا دے، آپ دیکھیے تو سہی ہم کس طرح مختلف پہلوؤں سے دلائل بیان کرتے ہیں شاید وہ سمجھ جائیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس امت پر پہلی دو قسم کے عام عذاب اس طرح نازل نہیں ہوں گے کہ بعض پہلی امتوں کی طرح یہ پوری امت نیست و نابود کر دی جائے البتہ تیسری قسم کے عذاب میں یہ امت مبتلا ہو گی۔ چنانچہ آج یہ امت بالخصوص ہمارا ملک اس عذاب کی لپیٹ میں ہے۔طبقاتی منافرت صوبائی عصبیت اور لسانی منافرت کا دیو پوری قوم کو نگل رہا ہے بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہو رہا ہے۔ افراتفری اور بے اعتمادی کی بد بودار فضاء میں دم گھٹ رہا ہے۔[۱۴]

آج کا پاکستان اور معاشرہ میں ابتری

انسان اس دنیا میں اللہ رب العزت کا نائب اس کا خلیفہ اور وجاہت کا مظہر اتم ہے۔ جیسے اس کے اعمال ہوتے ہیں ویسے ہی اللہ تعالیٰ اس پر حالات بھیجتے ہیں اعمال سنور جاتے ہیں تو حالات بھی سنور جاتے ہیں جب اعمال بگڑ جاتے ہیں تو حالات بھی بگڑ جاتے ہیں۔

جب کہا میں نے کہ یا اللہ تو میرا حال دیکھ
حکم آیا میرے بندے نامۂ اعمال دیکھ

اگر انسان رب العزت کے حکموں سے اعراض کر نے اس کی نافرمانیاں کر ے تو اس پر مصیبتوں اور پریشانیوں کے دروازے کھول دیئے جا تے ہیں۔ ۱۵

چنانچہ ارشاد فرمایا:

ظَهَرَالْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ

خشکی اور تری میں جو بھی فساد نظر آتے ہیں ۔ انسانوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے ۱۶

کئی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ انسان حالات سے پریشان ہو کر اللہ رب العزت سے شکوے شروع کر دیتا ہے یہ نہیں دیکھتا کہ رزق کی تنگی کے اسباب میں نے خود پیدا کر دیئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا ۱۷

جو میرے ذکر سے میرے قرآن سے اعراض کر ے ہم اس کی معیشت کو تنگ کر دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود ایک عجیب با ت فرماتے ہیں؛

ما ظهر فى قوم الزنااوالربا الا احلو بانفسهم عذاب الله ۱۸

جب کسی قوم کے اندر سود زنا یہ دوچیزیں عام ہو جا تی ہیں وہ اپنے آپ کو اللہ کے عذاب کے لئے پیش کر دیا کر تی ہے۔

تو سود اور زنا کا عام ہو نا اللہ کے عذاب کا سبب بن سکتا ہے۔

طبعی اسباب اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت ہیں اللہ تعالیٰ بندوں سے خوش ہو تو اسباب بند ے کے موافق ہو جا تے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ ناراض ہو تو اسباب بھی نا موافق ہو جاتے ہیں بسا اوقات کسی جگہ کے لوگوں کے اعما ل خراب ہو تے ہیں اللہ تعالیٰ کو وہ ناراض کر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کی تنبیہ کے لئے اور انہیں مزہ چکھانے کے لئے زمین کوحکم دیتے ہیں کہ تھوڑا ان کو جھٹکا دو تو زمین جھٹکا دے دیتی ہے۔ اور یہ لوگ آفات میں جکڑے جا تے ہیں۔

چنانچہ اللہ رب العزت قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں؛

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۱۹

سو ان سب کو ہم نے پکڑا ان کے گناہوں کے سبب سوان میں کچھ ایسے تھے کہ بھیجی ہم نے ان پر پتھراؤ کر نے والی ہوا، اور کچھ ایسے تھے کہ انہیں ایک زبردست دھماکے نے آلیا۔ اور کچھ ایسے تھے کہ دھنسادیا۔ انہیں ہم نے زمین میں اور کچھ ایسے تھے کہ جنہیں غرق کر دیا۔ اور اللہ نہیں ظلم کر تا بلکہ وہ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کر تے ہیں۔

قدرتی آفات اللہ تعالیٰ کی جا نب سے ایک انتباہ ، ایک آزمائش

"ہم میں جو ضعف اور تفرقہ پیداہو گیاہے ان حالات میں ہمیں اس بات کا ادراک کر نا چاہیے کہ ہمارے ساتھ جو کچھ معاملہ پیش آرہا ہے اس کا سبب صرف اور صرف یہ ہے کہ اس امت کے ماننے والے گناہوں میں مبتلا ہو گئے ہیں کا ئنات کے ہر شعبہ زندگی میں جو بھی انتشار اور فساد پیدا ہو ا ہے۔چاہے وہ مختلف قسم کی جنگوں کی شکل میں ہو یا جان لیوا امراض کی شکل میں ہو، یا غربت ،بھوک اور قحط سالی کی شکل میں ہو یا مختلف مہلک قسم کے طوفانوں کی شکل میں ہو گھروں کو برباد کر نے والے زلزلوں کی شکل میں ہو یا جس قسم کے بھی وحشت انگیز حوادث و واقعات ہمارے ساتھ پیش آرہے ہیں۔ ان سب کا اول و آخر سبب انسانوں کے گناہ اور ان کا اپنے رب سے روگردانی کر نا ہے۔

اس وقت ہم پر جو آزمائشیں آ رہی ہیں ان پر ہم غور و فکر کیوں نہیں کر تے؟ کیا وہ گناہ اور نافرمانی کی وجہ سے نہیں؟ یہ عذاب جنھوں نے گھروں کو برباد کر دیا، مسمار کر دیا وہ گناہ کبیرہ جو اللہ کی ناراضگی کا سبب بنتے ہیں اس میں قوم مبتلا ہو گئی ہے۔ اس غلط فہمی میں نہ رہا جا ئے کہ اگر زمین کے اندر نیک لوگ موجود ہیں تو عذاب نہیں آئے گا۔ بے شک اس قوم میں نیک لوگ موجود ہیں۔ برے لوگ بھی موجود ہیں لیکن اگر کھلم کھلا برائی ہو نے لگے۔ اس کو قومی مزاج بنالیا جا ئے تو پھر یاد رکھیے کہ جب عذاب آتا ہے تو نیکوکار اور بد کار دونوں پر یکساں طور پر آتا ہے۔

جب اللہ تبارک تعالیٰ نے جبرائیلؑ کی طرف وحی کی کہ تم فلاں شہر کو اور اس میں

رہنے والوں کو الٹ دو یعنی ان کو عذاب میں مبتلا کر کے ختم کردو۔ تو حضرت جبرائیلؑ نے عرض کی کہ اے میرے رب اس بستی میں ایک ایسا شخص بھی ہے۔ جس نے ایک لمحے کے لئے بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس شخص کو بھی پلٹ دو۔ اس بستی کو اس شخص پر اور ان لوگوں پر یکساں طور پر پلٹ دو۔ اس لئے کہ اس نیک کام کرنے والے کے ماتھے پر ان غلط کام کر نے والوں کی وجہ سے ایک شکن تک نہیں ابھری"۔**۲۰**

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کر تے ہیں۔ کہ ایک دن رسولؐ مقام عالیہ سے تشریف لائے حتیٰ کہ جب آپؐ بنو معاویہ کی مسجد سے گذرے تو آپؐ نے وہاں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھی، ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپؐ نے اپنے رب سے بہت طویل دعا کی، آپؐ ہمارے طرف مڑے، پھر فرمایا " میں نے اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے دو چیزیں عطاء کیں۔ اور ایک چیز سے مجھے روک دیا۔ میں نے اپنے رب سے یہ سوال کیا، کہ وہ میری امت کو قحط سالی سے ہلاک نہ کرے، اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ چیز عطا کر دی، اور میں اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ وہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز مجھے عطاکر دی اور تیسرا یہ سوال کیا کہ آپس میں لڑائی نہ ہولیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سوال سے روک دیا"۔**۲۱**

اس سے ثابت ہوا کہ امت محمدؐ پر اس قسم کے عذاب تو نہیں آئیں گے جیسے پچھلی امتوں پر آسمان یا زمین سے آئے جس سے ان کی پوری قوم تباہ و برباد ہو گئی تھی۔ لیکن ایک عذاب دنیا میں اس امت پر آتا رہے گا وہ عذاب آپس کے جنگ و جدل اور فرقوں اور پارٹیوں کا باہم تصادم ہے۔ اس لئے نبیؐ نے امت کو فرقوں اور پارٹیوں میں منقسم ہو کر باہمی آویزش اور جنگ و جدل سے منع کر نے میں انتہائی تاکید سے کام لیا ہے اور ہر موقع پر اس سے ڈرایا ہے کہ تم پر اللہ تعالیٰ عذاب اس دنیا میں اگر آئے گا تو آپس کی ہی جنگ و جدل کے ذریعے آئے گا۔**۲۲**

مسلمانوں کو تنبیہہ

اسی طرح خانہ جنگی کی اس عذاب کا ذکر اس حدیث میں بھی کیا گیا ہے؛

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسولؐاللہ نے فرمایا مجھے اپنی امت کے متعلق گمراہ کرنے والے سرگروہوں کا ڈر ہے جب میری امت میں تلوار چل پڑی تو قیامت تک اٹھا کر رکھی جائے گی۔ ۲۳

حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسولؐ نے فرمایا حق تعالیٰ جل شانہ قرآن مجید کی پیروی کرنے والی قوموں کو اونچا مقام عطا کرتا ہے جبکہ اس نورانی کتاب کو نظر انداز کرنے والی قوموں کو ذلت و پستی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ۲۴

آج مسلمانوں کا زوال بھی اللہ کا عذاب (آفت) ہی ہے جس کے دو بنیادی اسباب ہیں۔

۱۔ قرآن سے روگردانی

۲۔ آپس کے اختلافات اور خانہ جنگی

قرآنی تعلیمات سے روگردانی

اس وقت امت کی تباہی کا جو عذاب ہے اس کے دو بڑے سبب ہیں یعنی قرآن چھوڑنا اور آپس میں لڑنا۔ ۲۵

شیخ الہند مولانا محمود الحسن چار سالہ قید مالٹا میں کاٹ کر واپس آ نے کے بعد ایک رات عشاء کے بعد دارالعلوم میں علماء کی جماعت سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ’’ہم نے مالٹا کی زندگی میں دو سبق سیکھے ہیں‘‘

یہ الفاظ سن کر سارا مجمع ہمہ تن گوش ہو گیا فرمایا کہ " میں نے جہاں تک جیل کی تنہائیوں میں اس پر غور کیا کہ پوری دنیا میں مسلمان اپنی اور دینوی ہر حیثیت سے کیوں تباہ ہو رہے ہیں تو اس کے دو سبب معلوم ہو ئے۔ ایک قرآن کو چھوڑ دینا۔ دوسرے آپس کے اختلافات اور خانہ جنگی، اس لئے میں وہیں سے عزم لے کر آیا ہوں کہ اپنی باقی زندگی اس کام میں صرف کروں کہ قرآن کریم کو لفظاً اور معناً عام کیا جائے ۔۲۶

آج مسلمان پوری دنیا میں جس زبوں حالی کا شکار ہیں اس کے اہم اسباب میں سے قرآنی تعلیمات سے دوری اور آپس کا اختلاف و افتراق ہے۔ آج مسلمان ایک خدا ایک قرآن ایک رسول ایک کعبہ ایک کلمہ جیسی امت واحدہ بنانے والی بنیادیں رکھتے ہوئے بھی مختلف عصبیتوں کا شکار ہے۔ کہیں نسلی عصبیتیں ہیں اور کہیں لسانی و علاقائی۔ ان عصبیتوں کی وجہ سے امت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دشمنوں کے لئے نرم چارہ بنی ہو ئی ہے، اس لئے ہم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے کہ ہم اغیار کے سامنے بے بس ہیں اور آپس کی خانہ جنگی کا شکار ہیں۔ ۲۷

آج ہم میں خانہ جنگی کا جو عذاب پھیل رہا ہے وہ قومیت ، لسانیت اور فرقہ پرستی کے نام پید ا ہو رہا جبکہ قرآن کی تو تعلیم یہ ہے کہ مسلمان عصبیت کا شکار نہ ہو اسلام کی تعلیم یک جہتی ہے نہ کہ عصبیت اور آپس کی تفرقہ۔ ۲۸

اور فرمایا:

جس ملک میں مسلمان گئے اور پھیلے وہاں کو ئی نہ کو ئی مذہبی فرقہ پیدا ہو تا رہا۔

فرقہ بندیوں سے مسلمانوں میں جو انتشار پھیلا وہ ان کے سیاسی انتشار سے کم مہلک ثابت نہیں ہوا۔ ۲۹

یہ امر قابل غور اور لائق عبرت ہے کہ مسلمان جن حالات میں گھرے ہو ئے ہیں وہ دراصل قرآن و سنت سے انحراف کے منطقی نتائج اور زوال کا تسلسل ہے۔ فیض احمد شہابی بالکل درست لکھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ’’جب مسلم معاشرے کے افراد نے قرآنی تعلیمات سے منہ موڑا تو ان پر اغیار چھا گئے۔ نکبت اندھیروں میں نفاق ، بدعملی اور جہالت کے عفریت پلتے بڑھتے رہے۔ تن آسان امراء سے روح وضمیر کی دولت چھن گئی اور معاشرے کے عام افراد یقین کے جو ہر سے محروم ہو گئے۔‘‘ ۳۰

غور طلب مطالعہ

آیت مبارکہ میں ایک اہم غور طلب عذاب کی نوعیت کے متعلق فرمایا ہے۔

فَاَنۡزَلۡنَا عَلَی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ ۳۱

پس جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان پر ہم نے آسمان سے عذاب نازل فرمایا۔

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے سلطان بشیر احمد اپنی کتاب ''کتاب زندگی''میں قرآن حکیم کی سائنسی تفسیر میں اخلاقی پستی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس سے یہ بات صاف ظاہر ہو تی ہے کہ دنیا میں رنج و الم اور عذاب انسان کے اپنے نا عاقبت اندیش رویوں کی وجہ سے ہے، یعنی قدرتی آفات کا تعلق انسان کی اخلاقی گراوٹ سے ہے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ بھی اخذ کر سکتے ہیں کہ جب کو ئی معاشرہ گناہوں میں بڑھتا جا تا ہے خاص طور پر جب ظلم اور استحصال کی زیادتی ہو جا تی ہے۔ تو ایک حد کے بعد عذاب کا حکم ہو جاتا ہے۔ اور ایسا عذاب آسمان کی طرف سے نازل ہو تا ہے۔ جس میں زیادہ بارشیں، خشک سالی، شہاب ثاقب کا گرنا فضائی شعاعیں بہت زیادہ گرمی یا سردی طوفانی ہوائیں اور اندھیوں کا عذاب وغیرہ سبھی شامل ہیں آج کل اوزون کی تہہ ٹوٹ جا نے سے بعض علاقوں میں جو سورج کی خطرناک شعائیں پہنچنا شروع ہو ئی ہیں وہ بھی کسی بڑے عذاب کا پیش خیمہ ہے۔۳۲
نہ ظلم کرو نہ کئے جاؤ۔

سورۃ البقرہ کی آیت مبارکہ کی آخری آیت میں افرمایا:

وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْن ۳۳

اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کر تا، انسان خود ہی اپنے اوپر ظلم کر نے والا ہے۔

اس پر جس قدر آفات ، مصائب ، رنج و الم آتے ہیں وہ خود اس کے اپنے اعمال اور نیتوں کا نتیجہ ہو تے ہیں۔ لہذا اگر کسی معاشرہ کی بہتری مطلوب ہے تو انسانوں پر محنت کی جا ئے کہ وہ اپنی ذات اور دوسروں پر ظلم کر نا چھوڑ دیں اور اپنے اعمال بہتر کر لیں اگر وہ ایسا کر لیں گے تو ہر طرح کی آفات سے بچ جائیں گے۔ اس لئے کہ جن کو وہ قدرتی آفات کہتے ہیں وہ بھی انہی کے اعمال کا ردعمل ہو تی ہیں۔ ۳۴

فتنے و شرور کی زیادتی

حضرت صادق و مصدوق سید نا رسول اللہ کا ارشاد گرامی ہے کہ خیر و سعادت کے تمام ابواب میں روز افزوں تنزلی ہی تنزلی ہے صرف شر ہی ایک ایسی چیز ہے جس میں برابر ترقی ہو تی جا ئے گی۔

مسند احمد میں حضرت ابوالدرداءؓ سے ایک حدیث مروی ہے جس کا مفہوم کچھ یوں ہے:

''دنیا کی ہر چیز روبہ زوال ہے سوائے شر کے، کہ اس میں برابر اضافہ و ترقی ہوتی رہی گی۔'' ۳۵

صحیح بخاری شریف میں ایک حدیث ہے زبیر بن عدی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں حجاج بن ثقفی کے مظالم کی شکایت کی تو فرمایا صبر کرو۔ میں نے نبیؐ سے سنا ہے کہ

''تم پر جو زمانہ بھی آئندہ آئے گا وہ پہلے سے بد تر ہوگا'' ۳۶

آج ہر خطہ شر وفتن کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔

آفات و مصائب کا ایک عالمی طوفان ہے جو تھمتا نظر نہیں آتا ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تمام دنیا، آخرت فراموشی، دنیا طلبی اور خدا تعالیٰ کو بھول جانے کی سزا بھگت رہی ہے۔شقاق و نفاق کی حد ہوگئی جو مجاہدین قدس اور عمان کے محاذ پر اسرائیل سے نبرد آزما تھے ان کا رخ یہودیوں سے ہٹ کر اپنوں کی طرف مڑگیا۔ باہم دست و گریباں ہو کر ہزاروں نوجوان اپنوں کا نشانہ بن گئے اور ایک بڑی طاقت جو اعداء اسلام کے مقابلے میں سینہ سپر تھی وہ خانہ جنگی کی نذر ہوگئی۔ ۳۷

آج ہماری حالت ایسی ہے کہ دلوں کے اندر نفرتیں اور عداوتیں بھری ہوئی ہیں حسد نے ہمارے دلوں میں کسی اور چیز کے لئے جگہ ہی نہیں چھوڑی۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں سے کھلم کھلا بغاوت ہو رہی ہے۔ نفس پرستی تن پرستی زر پرستی شہوت پرستی جاہ پرستی تو یہ اتنی عام ہوگئی ہیں کہ لگتا ہے کہ خدا کی پرستش کی بجائے ہم کسی بت پرستی میں لگے ہوئے ہیں آج جس نوجوان کی آنکھوں کو دیکھیں گلی میں گذرتے ہوئے کوئی بھی عورت ہو پردے دار ہو یا بغیر پردے کے، ایسی للچائی ہوئی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ کہ جیسے اس کے دماغ میں گناہ کے سوا کوئی اس وقت کوئی دوسرا خیال موجود نہیں۔ جب نگاہیں پاک نہ رہیں دل پاک نہ رہے سوچ پاک نہ رہے کھڑے نماز میں ہوں اور الٹے سیدھے خیالات اس حالت میں بھی آرہے ہوں۔ جب انسان انسان کو کھا جانے کے لئے تیار بیٹھا ہو،

اتنا حسد ہو تا ہے کہ بس نہیں چلتا اور نہ دل تو چاہتا ہے کہ نگاہوں سے کسی کو گراڈالیں۔ جب دلوں کے اندر بغض و عداوت کا یہ عالم ہو کہ انسان حصول اقتدار کے لئے انصاف کو ایک کو نے میں لگا دے ہر حالت میں اقتدار حاصل کر نا چاہتا ہو۔ غریبوں کے حقوق پامال ہو رہے ہوں اس وقت لوگوں کے دلوں کو دکھا یا جا رہا ہو تو پھر ایسے حالات اللہ تعالیٰ کی طرف سے آجا ئیں تو یہ کو ئی اتنی بڑی بات نہیں یہ آفتیں جو ہم پر آرہی ہیں یہ سب ہمارے ہی عملوں کی نتیجہ ہے۔ ۳۸

احادیث کی روشنی میں اسباب عذاب الٰہی

نزول عذاب میں جب تفسیر منکر نہ ہو۔

جامع ترمذی شریف میں روایت ہے ابو بکر صدیقؓ سے کہ انہوں نے فرمایا:"اے آدمیوں تم پڑ ھتے ہو یہ آیت اے ایمان والوں لازم پکڑو اور فکر کرو اپنی جانوں کی، نہیں ضرر کر ے گا تم کو جو گمراہ ہوا جبکہ تم نے ہدایت پائی اور خیال کر تے ہو بمطابق آپ مذکورہ کے کہ امر معروف ضرور نہیں حالانکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ سے کہ فرماتے تھے لوگ جب دیکھیں ظلم یعنی فسق و فجور اور نہ روک لیں ہاتھ اس کے مرتکب کے، قریب ہے کہ عام کر دے اللہ تعالیٰ ان پر عذاب کو یعنی عذاب عام بھیجے کہ ظالم و غیر ظالم سب ہلاک ہوں۔ ۳۹

آج کے دور کا مسلمان

آج مسلمان ذلیل و خوار و رسوا ہو رہے ہیں کرہ ارض پر ہر طرف مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں کشمیر ہو یا فلسطین ، بوسنیا ہو یا چچنیا ہر جگہ مسلمان کشت و خون کا شکار ہیں موجودہ دنوں میں افغانستان کے خلاف بھی ساری امم کافرہ مل کر چڑھ دوڑی اور نہتے عوام سے خون کی ہولی کھیلی جارہی ہے۔ یہ نفسا نفسی یہ فرقہ واریت ہماری مسلمانوں کے آپس میں نا اتفاقی اور اسلام کے منافی اصولوں سے ہو رہا ہے۔مسلمانوں کی شکست و ریخت کا بنیادی سبب " دنیا سے محبت اور جہاد سے نفرت" بتایا گیا ہے۴۰

عذاب الٰہی کے اسباب و انواع

نبیؐ کی یہ امت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور تائید میں رہے گی جب تک کہ اس امت کے قراء حکمرانوں کی طرف مائل نہ ہوں گے۔ اور نیک لوگ فاسقوں اور فاجروں کو پاک و صاف نہ بتائیں گے۔ اور اچھے لوگ برے لوگوں کی چاپلوسی نہیں کریں گے۔ جب وہ ایسا کرنے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی تائید اٹھالیں گے پھرجابر اور ظالم لوگ ان پرتکلیف دہ عذاب مسلط کر دیں گے۔ پھر فقر و فاقہ کا شکار ہو جائیں گے۔

ابن ماجہ میں ''کتاب الفتن'' سے اقتباس ہے کہ " جب کسی قریہ (گاؤں ، بستی) میں زنا اور ربا (سود) عام ہو جا تا ہے۔ تو اس قریہ کی تباہی کا حکم دے دیا جا تا ہے۔حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے پاس مہاجرین کے دس افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ میں ان میں دسواں آدمی تھا، آنحضورؐ اپنے چہرہ انور کے ساتھ ہماری طرف متوجہ ہو ئے اور فرمایا: جس قوم میں بے حیائی عام ہو جا ئے اور لوگ اس کا کھلم کھلا ارتکاب کر نے لگیں۔ تو وہ قوم مختلف امراض و تکالیف اور طاعون میں مبتلا کردی جا تی ہے۔ اور جو قوم اپنے مال کی زکوٰۃ ادانہیں کر تی تو وہ باران رحمت سے محروم کر دی جا تی ہے۔ اگر جانور نہ ہو تے تو ان پر بارش ہی نہ برستی اور جو قوم عہدشکنی کر تی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ان پر ان کے غیر سے دشمن مسلط کر دیتے ہیں جو ان کے مال و متاع پر قابض ہو جا تے ہیں اور جب لوگوں کے حکمران اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام و قوانین کے مطابق عمل نہیں کر تے اور قرآن مجید کے احکامات کو اہمیت اور ترجیح نہیں دیتے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو آپس کے عذاب میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ [۴۱]

حافظ نیشاپوری''مستدرک حاکم میں عذاب الٰہی کے سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی رویت کو کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا " جب تم دیکھو کہ میری امت (کے لوگ) ظالم شخص کو ظالم کہنے سے ڈرتی ہو تو (میری امت کو) چھوڑدیا جا ئے گا (یعنی ان سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت و نصرت اٹھالی جا ئے گی اور وہ طرح طرح کے فتنوں میں مبتلا ہو جا ئے گی۔[۴۲]

سنن ابو داؤد کے باب ''امر بالمعروف ونہی عن المنکر'' میں حضرت جریرؓ سے رویت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا" جس قوم کے اندر ایسا شخص موجود ہو جو خود اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کر رہا ہو اور وہ قوم اس کو منع کر نے کی طاقت رکھنے کے باوجود منع نہ کرے تو اللہ تعالیٰ سب کو اپنے عذاب میں گرفتار کر ے گا'' ۴۳

مسند احمد بن حنبل میں حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا ''ان العبد ليجرم الرزق بالذنب يصيبه''

''بندہ گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جا تا ہے۔''۴۴

اسی سلسلے کی حدیث میں حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا" جب زمین پر برائی کا غلبہ ہو جا تا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ زمین پر رہنے والوں پر اپنا عذاب نازل کر دیتا ہے" ام سلمیٰ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ! خواہ ان (لوگوں) میں نیک و صالح لوگ بھی ہوں تب بھی عذاب نازل ہو تا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں خواہ ان میں نیک لوگ بھی موجود ہوں عام لوگوں کی طرح وہ بھی عذاب میں گرفتار اور مبتلا کئے جا تے ہیں پھر وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف لو ٹائے جا تے ہیں" ۴۵

علامہ غلام رسول سعیدی''شرح الجامع الصحیح'' میں عذاب الٰہی کی حدیث کو یوں بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ نے فرمایا" اللہ تعالیٰ بھی غیرت کرتا ہے۔ اور مومن بھی غیرت کر تا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس پر غیرت آتی ہے۔ کہ مومن وہ کام کرے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے"۔۴۶

مشکوٰۃ شریف کتاب الادب میں حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا حکم کرو گے اور برائی سے روکو گے۔ یا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب مسلط کر ے پھر تم دعا مانگو گے اور وہ قبول نہ ہو گی۔ ۴۷

اختتامیہ

اس ساری بحث و تمہید کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو اپنی زندگی قرآن و حدیث کی روشنی میں گزارنی چاہیے۔ جن باتوں سے قرآن نے منع کیا ہے ان سے بچنا چاہیے اور اسوۂ حسنہ کو اپنانا چاہیے۔ پاکستان کے مسلمان اگر چاہتے ہیں کہ وہ دنیا میں عزت و وقار کے ساتھ عالمی برادری میں اپنے لیے مقام بنائے تو وہ اوپر بیان کردہ باتوں کو ذہن میں رکھیں اور مسلسل کوشش کرتے رہیں کہ وہ ان باتوں سے اجتناب کریں جن کی وجہ سے وہ عذاب کے مستحق قرار دیے جائیں۔ ان کا مقصدِ حیات یہی رہے کہ وہ اللہ اور رسولؐ کی رضا کے لیے کوشاں رہیں۔

حوالہ جات

۱۔ قرآن، الشوریٰ، ۴۲:۳۰
۲۔ قرآن، انفال، ۸ : ۵۳
۳۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب، جزاء الاعمال، لاہور کتب خانہ فیضی، س۔ن، ص۴
۴۔ قرآن، العنکبوت، ۲۹: ۴۰
۵۔ امام احمد بن حنبلؒ ، مسند امام احمد، بیروت دار الفقر، ج ۶، س۔ن، ص۴۴۲
۶۔ منصور احمد بٹلا، محمد موسیٰ بھٹو،اللہ کا پیغام انسانوں کے نام، حیدرآباد، سندھ نیشنل اکیڈمی، س۔ن، ص۳۵
۷۔ قرآن، روم، ۳۰: ۲۱
۸۔ قرآن، الرعد، ۱۳: ۱۱
۹۔ ہارون یحییٰ، مترجم محمد یحییٰ، انکشافات قرآن، لاہور، مکتبہ رحمانیہ، س۔ن، ص۱۱۵
۱۰۔ ابن ماجہ قزوینی محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب العقوبات، رقم ۴۰۱۹، ج ۳، س۔ن، ص۴۴۶
۱۱۔ مولانا امداد اللہ نور، اسرار کائنات، ملتان، دارالمعارف، س۔ن، ص۱۲۳
۱۲۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، قصص النبیین، کراچی مکتبہ،س۔ن، ص۵۲
۱۳۔ مولانا سید محمد یوسف بنوری، دور حاضر کے فتنے اور ان کا علاج، کراچی، مکتبہ بینات، س۔ن، ص۴۲

۱۴۔ مولانا ذوالفقار احمد صاحب، زلزلہ مشاہدات و واقعات، فیض آباد، مکتبہ الفقیر ،س۔ن، ص۷۔۸
۱۵۔ قرآن، روم، ۳۰: ۴۱
۱۶۔ قرآن، طٰہ، ۲۰: ۱۲۴
۱۷۔ المنذری عبدالعظیم بن عبدالقوی، الترغیب و ترھیب باب الترغیب من الزنا، دارالحیاء التراث عربی ج ۳، س۔ن، ص۲۷۸
۱۸۔ قرآن، العنکبوت، ۲۹: ۴۰
۱۹۔ روز نامہ جنگ کوئٹہ 30اکتوبر ۲۰۰۷، امام الحرم الشیخ عبدالرحمٰن بن عبد العزیز السدیس ترجمہ مفتی مزمل حسین کپاڈیا کے خطبہ جمعہ سے اقتباسات مکہ معظّمہ
۲۰۔ مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، باب الشراط الساعۃ،کتاب الفتن، رقم ۲۶۰۷، س۔ن، ص۱۴۱۰
۲۱۔ ڈاکٹر عبدالعلی اچکزئی، سہ ماہی نیوز لیٹر، اکتوبر تا دسمبر 2006، ایم اے جناح روڈ،سنٹر فار پیس اینڈ ڈویلپمنٹ(CPD)،ص۱۰
۲۲۔ امام ابو داود بن اشعث سجستانی، سنن، باب ذکر الفتن و دلائلھا ، کتاب الفتن، رقم، ۸۴۹، س۔ن، ص۲۷۰
۲۳۔ ایضاً۔
۲۴۔ ڈاکٹر سید عبدالمالک آغا، مقالات سیرت (امت مسلمہ کے مسائل، درپیش چلینجز اور ان کا حل)، اسلام آباد شعبہ تحقیق و مراجع وزارت مذہبی امور زکوٰۃ وعشر، س۔ن، ص۴۹۸
۲۵۔ مفتی محمد شفیع، مولانا وحدت امت، فیصل آباد، طارق اکیڈمی ڈی گراونڈ، س۔ن، ص۵۷۔۵۸
۲۶۔ ڈاکٹر عبدالعلی اچکزئی، سہ ماہی نیوز لیٹر، اکتوبر تا دسمبر 2006،ص۳۰۰
۲۷۔ پروفیسر چوہدری غلام رسول چیمہ، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، لاہور ،علم و عرفان پبلیکیشنز 2006،ص۸۷۶
۲۹۔ مولانا صباح الدین عبدالرحمٰن، مسلمانوں کے عروج و زورال کے اسباب، کراچی، مجلس نشریات اسلام، 1994 ،ص۲۷
۳۰۔ فیض احمد شہابی، مشرقی یورپ میں مسلمانوں کا عروج، لاہور، ادارہ معارف اسلامی 1991، ص۱۲
۳۱۔ قرآن، البقرہ، ۲ : ۵۹
۳۲۔ سلطان بشیر محمود ،کتاب زندگی قرآن حکیم کی سائنسی تفسیر (سورۃ البقرہ) ،اسلام آباد القرآن

الحکیم ریسرچ فاؤنڈیشن، س-ن، ص۱۰۴

۳۳۔ قرآن، البقرہ، ۲ : ۵۷

۳۴۔ ایضاً۔

۳۵۔ امام ااحمد بن حنبل ،مسند امام احمد، بیروت دارالفقر، ج ۶، س-ن، ص۴۴۱

۳۶۔ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ، الجامع الصحیح، کتاب الفتن ،باب لاياتی زمان الا الذی بعدہ شرمنہ، ج۳، س-ن، ص۸۶۷

۳۷۔ مولانا سید محمد یوسف بنوری، دورحاضر کے فتنے اور ان کا علاج، کراچی، مکتبہ بینات، س-ن، ص۳۷-۳۸

۳۸۔ مولانا ذوالفقار احمد صاحب، زلزلہ مشاہدات و واقعات، س-ن، ص۶۶

۳۹۔ پروفیسر طاہر اے درانی، قیامت کی نشانیاں، کراچی الکشف پبلی کیشنز،س-ن،ص ص۲۰۱-۲۰۲

۴۰۔ امام ابو داود بن اشعث سجستانی، سنن ابو داودباب فی تداعی الامم علی الاسلامہ، کتاب الملاحم رقم ،۸۹۳، س-ن، ص۲۸۸

۴۱۔ ابن ماجہ قزوینی محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، باب العقوبات،کتاب الفتن، ج ۲، س-ن، ص۱۳۳۳

۴۲۔ امام الحافظ ابی عبداللہ الحاکم نیشاپوری، متدرک الحاکم، کتاب الحکام دار المعرفہ بیروت لبنان، ج ۴، س-ن، ص۹۲۱

۴۳۔ امام ابو داود بن اشعث سجستانی، سنن ابو داود، کتاب الملاحم ،باب امر بالمعروف و نہی عن المنکر ، رقم ۹۳۴، س-ن، ص۳۰۴

۴۴۔ امام احمد بن حنبل، مسند، بیروت دارالفقر، ج ۵، س-ن، ص۳۳۵

۴۵۔ امام ااحمد بن حنبل ،مسند ، ج ۶، س-ن، ص۴۶

۴۶۔ علامہ غلام رسول سعیدی، شرح الجامع الصحیح، کتاب التوبہ، باب غیرۃاللہ تعالیٰ، کراچی، دار العلوم نعیمیہ، فرید بک اسٹال، ج۷، س-ن، ص۵۲۳،

۴۷۔ امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب العمری، مشکوۃ شریف، کتاب الآداب، باب امر بالمعروف و نہی عن المنکر ، لاہور، مکتبہ رحمانیہ، س-ن، ص۴۷۹